سنگیت گلبدن
عرف جنت کی شادی

❁ सं० गुलबदन ❁

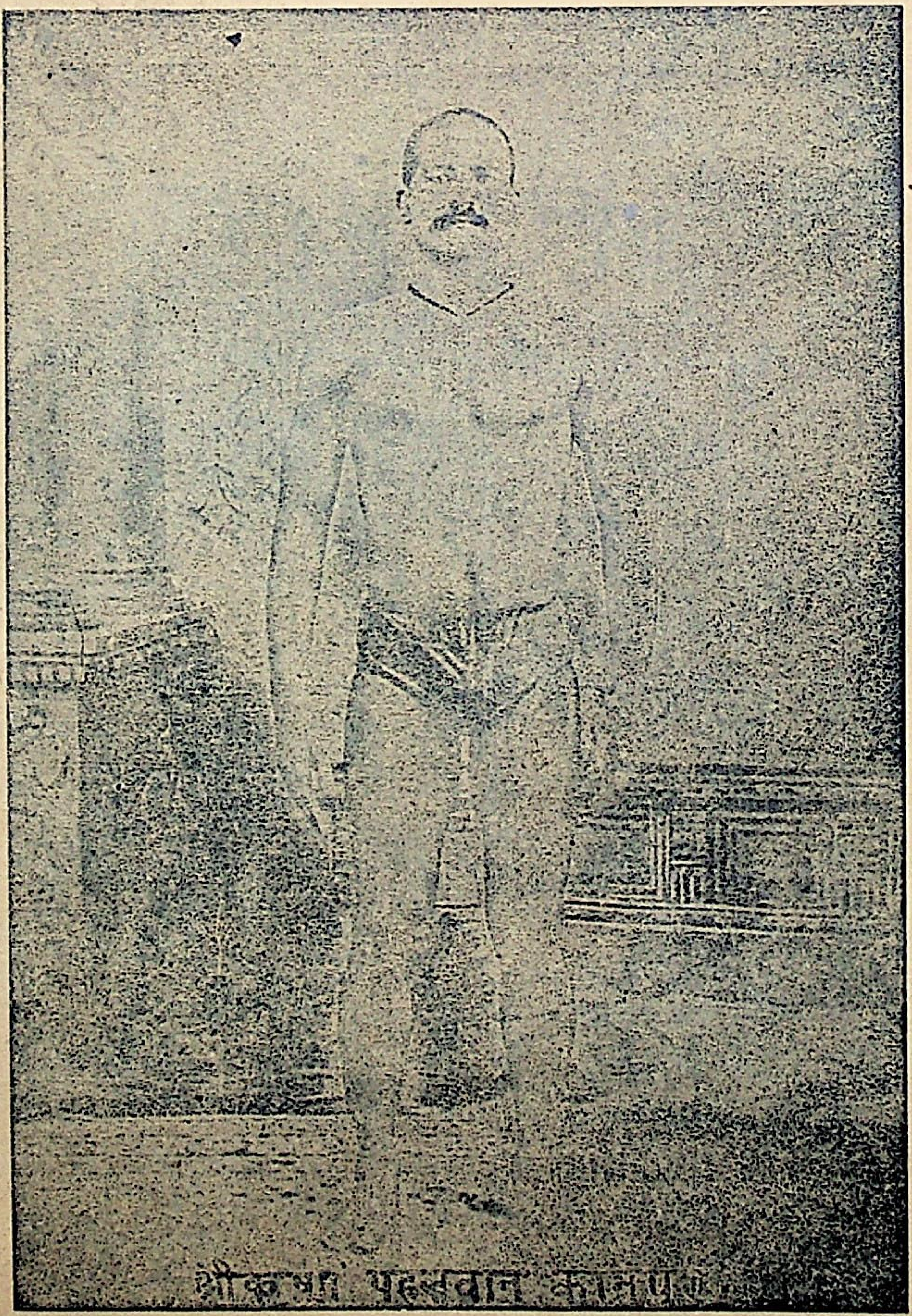

श्रीकृष्ण पहलवान कानपुर

مصنفه شری کرشن کھتری۔

گیارہویں بار ۸۰۰۰] سنه ۱۹۴۹ ع قیمت ۸ آنه۔

بغیر مہر کے کتاب چوری کی سمجھی جاویگی۔

Taj Tahir Foundation

استاذی سید تیمار علی تاج
کی خدمت میں
ابوالحسن نعیمی
۱۹ مارچ ۱۹۳۵

ادم

سنگیت

گلبدن

حمد خدا

(کورس)

ہر گل میں تیری بُو ہے ॰ کل جہاں میں تُو ہی تُو ہے ॰ تُو قدرت والا
رتبہ والا ۔ یا حق تعالیٰ ۔ ٹھاٹھ نرالا ۔ تُو غفار ۔ تُو کرتار ۔ تُو ہی جگ کا سرجن ہار
پنہاں عیاں تیرا ہی جلوہ ॰ نظر تیری جادو ہے

حرم کعبہ میں تُو ہی تو ہی مسجد اور مندر میں ॰ نرالی شان ہے تیری تُو ہی باطن و ظاہر میں
تُو ہی رام ہے ۔ تُو ہی خدا ہے ॰ راز ذرا بھی نہیں چھپا ہے
تو ہی کرشن ہے تو ہی کبریا ॰ نور تیرا ہی دیکھا مو سے
گل گلاب میں خوشبو تیری تُو ہی میرا گرو ہے ۔ ہر گل ... ...

رنگا

دوہا

تخت حضر کے چودھری ہو عرب درمیان ॰ انکے دو فرزند تھے نیک چلن ذیشان

(چوبولہ)

نیک چلن ذیشان مگر چھوٹے کی خوش خصلت تھی ॰ مدد غریبوں کو دائم پہنچانیکی عادت تھی
بین بجانے سے حاصل ہوتی دلکو فرحت تھی ॰ یوسف بھی حیران ہوتا ایسی نفیس صورت تھی

(بحر طویل)

نہیں ان کا ذکر ہوں یہیں چھوڑتا اب سناتا ہوں شاہی محل کا جشن
بادشاہ جو رہا اس جا شہیر خاں اسکے دختر تھی اک نام تھا گلبدن

پڑھتی ناول تھی لیلےٰ کا پڑھ کے ذکر پاک الفت ہیں اسکی لگی جو لگن
پہنچ ماں کے کنے دکھلا تصویر کو اس طرح سے لگی گلبدن ہو کہن

غزل

گلبدن

پاک الفت تو لیلی کی مشہور ہے — پھر بھی مادر ہوئی اسکی رنجور ہے
لیلی کی مادر پدر نے الٹی خود تدبیر کی — عشق سچا دیکھکر لیلی کی نا توقیر کی
پڑھ عبارت یہ رنگ چہرہ کا فور ہے

غزل

فیروز یعنی گلبدن کی ماں

گلبدن نور چشمی اے لخت جگر — کر صبر اپنے دل میں اے نور نظر
گر حقیقی عشق تیرا ہو کسی سے گلبدن — مرحبا کی خود صدا نکلے دہن سے سیمتن
تو دعاؤں سے دلوینگے مادر پدر

غزل

گلبدن

اچھی ہو گی دعا ایسا ہی کر دکھلاؤنگی — پاکدامن پارسا ملک عرب دکھلاؤنگی
کچھ یہ قدرت خدا سے نہیں دور ہے

غزل

فیروز

باوفا یوسف حسین پیدا کوئی گلفام کر — وقت زیادہ ہو گیا چل گلبدن آرام کر
رات آدھی سے زیادہ گئی ہے گذر

لبی کرن

زنگا

گلبدن ہو کر کے خاموش ۔ خواب غفلت میں ہوئی بیہوش ۔ چودھری کے جو دو فرزند
طفل چھوٹا تھا دانشمند

اس چھوٹے کا تھا نا شہریار تھا نام — سدا بجانا بانسری یہی فقط تھا کام
بھاوج دیکھ دیکھ جلتی تھی ۔ ٹیڑھی چال سدا چلتی تھی

اکدن غصّہ میں بھری شہر یار ڈھ گیا رے　　اٹھا چلی سر پر زمیں دو دو ہاتھ مٹکا رے

آنکھ میں جھا رے رہا ہے روش

بحر طویل

بھاوج

رات دن مثل آوارہ پھرتے ہو تم اور بھائی کو دیتے سہارا نہیں
بانٹ حصّہ یہ اپنا الگ جا رہو اب میرے ساتھ میں ہو گزارا نہیں

بحر طویل

شہر یار

بانسری کا بجانا فقط یاد ہے تان نسی کی ہر دم سناؤ نگا میں
لی فرصت تو گیاں چراؤ نگا میں اور کوئی کام کرنے نہ جاؤ نگا میں

بحر طویل

بھاوج

میں پکا کر کھلاؤں اور خدمت کروں کچھ تمہاری ہوئیں لونڈی باندی نہیں
گر کمائی کرو تو یہاں پر رہو ورنہ نظروں سے ٹل جائیے جی کہیں

بحر طویل

شہر یار

گر گنار تیری ہسی ہوں جب بھولن رات دن اس کا حیران گنہ بھر رہے
بھائی بھائی میں جھگڑا نہ پھیلائیے لو جھکا تیرے قدموں پہ ہم سر رہے
رنگا

دوہا

اتنا کہکر چل دیا شہر یار اک اور　　آگے کا سنیئے بیاں بند کرو غل شور
شکل او صورت درویشوں کی ایکدم بھیج دئے (کانپوری)　　باتیں کرتے چلے فرشتے نیکی کرنے والے دو

فرشتے

پاویں جہاں خدا کا پیارا ہم　　وہیں پر کریں گذارا ہم
نیک کام کرنیوالوں کے سدا رہیں ہمراہ　　لاویں سیدھی راہ پہ اسکو اگر چلے گمراہ
کریں تکلیف گوارا ہم

Taj Tahir Foundation

شہر یار نیکی کے واسطے کمر کسے تیار آزمانیکے لئے چلیں ہم تم ارے بس کے دوار
دکھاویں نیا نظارہ ہم

کانپوری **زنگا**

آپسیں ملا مشورہ دو ڈ چلد یے وہانسے ہاں پر شاکر تھا شہر یار موجود نہیں لیکن تھا نور خاں کھڑا

قوالی **درویش**

کئی دن سے نہ کھایا کچھ ضعف کو جسم نے گھر کیا خدا کے نام پر تھوڑا ہمیں کبھی دودھ بلجاوے

قوالی **نور خاں**

اگر اب کچھ کہا منہ سے اٹھیگا لٹھ یہ میرا چلے جاؤ میرے در سے ابے کیا کچھ ہے تیرا

درویش

خدا کے نام پر دینا جسے افسوس نفرت ہو چند ہی دن میں دنیا سے وہ غارت ہو دہ غارت ہو

بحر طویل **زنگا**

نور خاں کو جو غصہ چڑھا ایکدم لیکے لاٹھی وہ دونوں پہ ہے جھک پڑا
شور و غل وائے ویلا کی سنکر صدا آ شہر یار نے اسطرح سے کہا

بحر طویل **شہر یار** (اپنے بھائی نور خاں سے)

یہ تو بندے خدا کے نہ مارو انھیں اس کا عوض بُرا بھائی جی پایئے
دونوں درویش آئے ہیں یہ کس لئے منہ سے فرمایئے منہ سے فرمایئے

بحر طویل **درویش**

آپکے بھائی سے اے شہر یار سن دودھ تھوڑے کا ہم نے سوال کیا
مارتے مارتے توڑ ہڈی بھی دی۔ دودھ پینے کو ہم کو ذرا نہ دیا

" **شہر یار**

نصف حصے سے اپنے میں دونگا تمھیں معاف انکو کرو سنگ میرے آیئے
دودھ کیواسطے تمکو خفا اگر گائے لیجایئے گائے لے جایئے

بحر طویل

درویش

اس سخاوت کے بدلے میں شب کو تجھے گلبدن غنچہ دہنی کا دیدار ہو

خواب غفلت کا جو وقت آئے ار ہو شادی فردوس میں تب شہریار ہو

زنگا

دوہا

اتنا کہکر ہو گئے وہ دونوں روپوش ۔ تب بھاوج کہنے لگی آنکھوں میں بھر کر دوش

بھاوج ۔ ڈرامہ ۔ اگر اسی طرح کی فیاضی دکھائیگا تو چار ہی دنمیں دیوالہ نکل جائیگا

کیا میرے خاوند کا اسمیں تھا نہ حصہ بھیا ۔ جو بنا پوچھے ہی دیدی گانے انکو دے بتا

شہریار ۔ ڈرامہ ۔ بھاوج صاحبہ کوئی بگڑنے کا کام نہیں

کیا گیا تیرا جو تو ایکدم سے برہم ہوگئی ۔ میرے حصے سے بلا شک گائے اک کم ہوگئی

نورخاں ۔ ڈرامہ ۔ تو قاضی کو بلوا کر آپ اپنا حصہ بٹوا لیجئے پھر چاہے جتنی سخاوت کیجئے

شہریار ،، یہ آپکو اختیار ہے بانٹ لیجئے ۔ جو بہت لپٹ ہے بندہ تو ہر حال میں ست ہے

اچھا اب مجھے نیند لگی ہے سونے جاتا ہوں

زنگا

شہریار کروٹ بدل ادھر دیکھا خواب ۔ خواب غفلت میں ادھر وہ بھی گل بتیاب

فرشتوں کا سنیئے احوال ۔ رقم جو کرتا ہوں فی الحال

شہریار گلبدن کی روح کھینچ یک بار ۔ جنت میں وہ لے گئے باغ باغ لیبار

دکھایا اپنا وہاں کمال

روح دونوں کی ہو باہم ۔ ہوئی ایکدم سے خوش خرم

نکاح دونوں کا ہوا مگر تھے بیدار ۔ خواب غفلت میں وہ دو کرتے تھے دیدار

نہ تھی کسی کا حسن و جمال

ہار پھر دونوں کو پہنائے ، روح پھر دیا وہیں پہنچائے ۔ خواب غفلت سے جگی حور

گلبدن گلے میں دیکھ ہار میں یار کی شبیہ ہوگئی اشاد ۔ اسطرح لوں لی نمک غضال

غزل

خدا کا کل گئی وہ سنبل مُو کہاں ہے — میرے حسن گلشن کا بلبل کہاں ہے
ہوا عقد شب کو میرا ساتھ جس کے — بتا دے صبا وہ میرا گل کہاں ہے
وہ فردوس میں عیش و عشرت کا ساماں — وہ لبریز ساغر بھرا مُل کہاں ہے
دکھا دید دے آکے پھر تُو دوبارہ — تیرا سا جہاں میں تجمّل کہاں ہے
ارے حسن بانو تُو ہی کچھ بتا دے — میری لٹ کا موتی گیا کھل کہاں ہے

غزل

حسن بانو

حال ابتر یہ کیوں گلبدن ہو رہا — چشم گریاں بھی رنج و محن ہو رہا
کیوں رخ رنگیں کی یہ حالت ہو گئی کافور ہے — ہو گئی ایسی گویا برسوں کی تو رنجور ہے

او صدف پیدا چشم ہرن ہو رہا

غزل

گلبدن

خواب میں عقد جس سے ہمارا ہوا — ہوتے بیدار پھر نہ نظارا ہوا
فکر پیدا ہے یہی اب کس طرح پاؤں اسے — حسن میں یکتا میں ہمسر کسکی بتلاؤں اسے

یہ ظلم مجھ پہ کیا خدا را ہوا

غزل

حسن بانو

خواب کی تعبیر کب سچی ہوئی ہے گلبدن — کرکے تُو جس پہ یقیں کو کر رہی رنج و محن

ترک کل تیرا چین و امن ہو رہا

غزل

گلبدن

دست سے تصویر اسکی کھینچ دکھلاؤں تجھے — یار بھی موجود ہے پھر بھول کیوں جاؤں اسے

جسکی فرقت میں دل پارا پارا ہوا

تھیٹر

حسن بانو

(تصویر دیکھکر)

یہ تیرا نسی والا۔ کوئی گوالا۔ متوالا۔ صورت کا بھولا بھالا۔ بنی شبیہ کیا بیٹھا ہے
شرمندہ بدر منیر ہے۔ کہاں کا رہنے والا۔ کوئی گوالا۔ متوالا۔۔ ۔۔

گلبدن۔ قوالی۔ معلوم ہے نہ مجھکو بتا کہاں صنم ہے
حسن بانو ،، ۔ خاموش چپا تیرا وہ آتا بیشرم ہے
حیدو ،، ۔ اری گلبدن چھوکری یہ کیا کر رہی ہے
گلبدن ،، اندھے کو کیا بتاؤں کہ کیا کر رہی ہوں
ہاتھ میں تصویر تسپر پوچھتا جو کہ اندھا ہو اسے کب سوجھتا

حیدو۔ ڈرامہ۔ ڈال محبت کا پھندا کیوں ری مجھے بناتی اندھا
کہکے والد سے تیرے یہ گل کھلاؤں گلبدن کھال تیرے بدن کی ساری اڑاؤں گلبدن

گلبدن

یہ محبت پاک کی تصویر ہے دیکھنے میں اسکے کیا تقصیر ہے

حیدو۔ کیا کہا عشق کی تصویر ہے۔ اف گلبدن تیری حرکت پہ تھو
ملی ہوئی تو بھی ہے بانو (شعر) جو کرتی ہاں اور ہوں

حسن بانو۔ رجو جبول ۳ ۔۔ ۔۔

حیدو۔ ڈرامہ۔ جو آوارہ نکلی تو۔ تیری بھی حرکت پہ تھو۔ اب گلبدن کے والد کے
پاس جاتا ہوں اور دونوں کو مزہ چکھاتا ہوں

رنگا۔ ڈرامہ۔ حیدو لال پیلی آنکھیں کر کے بھائی کے پاس جاکر کہنے لگا

ذرا گلبدن کا سنئے حال ہو گئی لڑکی یہ بدچال
غیر مرد کی کھینچکر کاغذ پر تصویر صدقہ اس پر ہو رہی یہ دختر امیر
یہی ہے دل میں میرے خیال

شہیر خاں۔ ڈرامہ۔ اچھا میں چلتا ہوں کیا راز ہے چل کے دکھلاؤ

حیدو — بہت اچھا چلیئے۔ چلکر دیکھ لیجئے

شہیر خاں

اری بھولی لڑکی تو کیا کر رہی ہے — یہ تصویر اب کس کی دکھلا رہی ہے

گلبدن

قوالی

کروں حال میں آپ سے آشکارا — اسی سے ہوا عشق سچا ہمارا
ملا خواب میں مجھکو فردوس میں تھا — وہیں پر ہوا اس کا مجھکو نظارا
دماغ مینا لی کی صورت یہی ہے — جو کاغذ پہ نقشہ ہے میں نے اتارا
حقیقی میرا عشق ہے پاک الفت — یہی میری قسمت کا روشن ستارا

شہیر خاں

ہوا پاک جو عشق سچا تمہارا — تو مقصود منزل پہ پہنچے خدارا

حیدو۔ لیجئے ایک مثل مشہور جیسے ادوئی ویسے بھادوں۔ نہ انکے آنکھ نہ انکے کان

جیسا باپ ویسی دختر — ایک چھتیسی دوسرا اندر
تعریف کرنیکے بھی پہلے کیوں نہیں یہ مرگئے — عقل پر بھائی کے بھی افسوس پتھر پڑ گئے

زنگا

(کانپوری)

شہریار خواب غفلت سے جسدم سنیئے چونک پڑا — دیکھ یار ہیں گل کی صورت بولا کہتا ہے گھبرا کر

شہریار

غزل

ڈسا جس نے دل کو وہ کاکل کہاں ہے — رخ رنگیں والا میرا گل کہاں ہے
نگہ نرگسی کیا سہیلی تھی چتون — وہ یکتائے عالم تجمل کہاں ہے
اے خیال اب تک نہیں حیف میرا — نہ اتنا بھی سوچا کہ بلبل کہاں ہے
رکھی ارغواں کو کیوں شیشے میں بھر کر — بنا گل کے ساغر میں قلقل کہاں ہے
دکھایا نہیں دید اب تک ہے مجھکو — یہاں بن تیرے اب تجمل کہاں ہے

زنگا ۔ ڈرامہ ۔ شہریار کے پاس پہنچکر نورخاں نے یوں کہا

نورخاں ۔ شہریار گانا بجانا ہنسی کا ترانہ چھوڑ دو اور آج ہمارے اور تمہارے حصہ کا بنٹارہ ہوگا ۔ قاضی جی ابھی آویں گے ۔ وہ فیصلہ الگ الگ کرکے بتلاوینگے

بحر طویل

شہریار

میں پناہ میں تمہارے رہونگا پڑا کیونکہ تنہا کہیں بھی گذر ہو نہیں

نورخاں

تو کمائی نہ کرتا ابے بیشرم ساتھ میں میرے تیری بسر ہو نہیں

ڈرامہ ۔ لیجئے قاضی جی آگئے ۔ ابھی بنٹارہ ہوتا ہے (قاضی جی سے چپکے سے)

ذرا قاضی جی صاحب بندہ کا خیال بنائے رکھنا

قاضی ۔ توبہ توبہ گناہ بے لذت یہ نہیں ہوگی مجھ سے حرکت

نورخاں ۔ اجی گناہ بے لذت نہیں سرکار ہے ۔ رشوت میں اشرفیوں کی تھیلی لیجئے اور سرزمین اس کے حصے میں ڈالیئے ۔ میرا کام نکالیئے ۔

قاضی جی ۔ بہت اچھا ایسا ہی ہوگا (زور سے) نورخاں اپنی موروثی ریاست کل لکھواؤ ۔ ابھی فیصلہ کرتا ہوں

شہریار ۔ قاضی صاحب مجھکو حصے کیا سرکار ہو جب سر پر بڑا بھائی تیار ہے

قاضی جی ۔ تو بھی پورا گنوار ہے ۔ کون کس کا شہریار ہے ۔ اچھا نورخاں موجودہ کھیتوں کی زمین تمہارے حصے میں آئی اور اوسر زمین شہریار نے پائی

بحر طویل

شہریار

میں تو پل بھی چلانا نہیں جانتا جسکے حصے میں آئی تو اوسر زمیں
یا خدا تو مددگار بیکس کا ہے تیرے بندوں کو تجھپر ہے پورا یقیں

بحر طویل

زنگا

Taj Tahir Foundation

کھیت موروثی خود جوتنے کے لئے بیل ہل لیگیا جب شہریار ہے
تھی زمیں سخت لگتا ہی تھا ہل نہیں کر کے محنت بیچارہ گیا ہار ہے
اب میں آگے کا کرتا ہوں قصہ بیاں لیکے کھانیکو پہنچی جو بھاوج وہاں
دیکھ پتھر دھرا طشتری درمیاں ہو خفا یوں لگا کرنے گفتار ہے

بحر طویل **شہریار**

عقل پر تیری پتھر پڑے حیف ہیں میرے کھانیکو پتھر لے آئی ہو تو
بھائی بھائی میں جھگڑا کرا ہی دیا جب سے تشریف اس گھر میں لائی ہو تو

بحر طویل **بھاوج**

تیرے حصے میں ادسر زمیں ہو پڑی جسمیں غلہ کا ہوا ایک دانہ نہیں
سوا پتھر کے کھائیگا کیا بے حیا جبکہ کوڑی بھی آتی کمانا نہیں

بحر طویل **شہریار**

جانی دشمن ہے میری سمجھ میں گیا۔ اس لئے باز حرکت سے آتی نہیں
روز جھگڑا لڑائی کیا تو کرے اچھا کھانا پکاکر کھلاتی نہیں

بحر طویل **بھاوج**

تمکنت تیری اتنی دکھا تو رہا۔ کچھ میں عورت تیری ہو نہیں شرم
گلبدن بیاہ کر جبکہ لانا یہاں بس چلانا اسی وقت اپنا حکم

بحر طویل **شہریار**

تیری بولی جگر میں چبھی بان سے اب نہ ٹھہرونگا زنہار جاؤنگا میں
جسکا طعنہ دیا دیکھنا ایک دن گلبدن کو ہی لاکر دکھا دونگا میں

دوہا **زنگا**

کھانا دانہ چھوڑ کر شہریار ہشیار صحرا کی جانب چلا ہیگا بیزار

قوالی

اِدھر شہریار ہجر گل میں مثال وحشی بھٹک رہا ہے
اُدھر گلبدن کا حال ابتر اور دم لبوں پہ اٹک رہا ہے
اِدھر یہ چوپاؤں سے پوچھتا کہاں میری پیاری گلبدن ہے
اُدھر وہ گل بیقرار ہوکر کہے کہاں رات کا چمن ہے
اِدھر ہے بلبل کی خستہ حالت اُدھر وہ پژمردہ سیمتن ہے
اگر وہ شیریں سی ہے تڑپتی تو حیران یہ مثل کوہکن ہے

بُلا کے بدمعاش نورخاں دو بدل کے تیور مٹک رہا ہے ؛ اِدھر..

نورخاں ۔ ڈرامہ ۔ اگر تم میرے بھائی شہریار کو مار ڈالوگے تو تمکو ۲ ہزار اشرفی انعام دونگا

بدمعاش ۔ رر یہ تو ہمارا روز کا کام ہے بتایئے وہ کہاں ہے ؟ ابھی اسکا فیصلہ ہے

نورخاں ۔ رر دیکھو وہ بیٹھا کچھ سوچ رہا ہے ۔ جاکر اس کا کام تمام کیجیے ۔ مجھ سے انعام لیجیے

بدمعاش ۔ رر آپ یہیں ٹھہریے ۔ میں جاتا ہوں اور ابھی مارکر اسکو آتا ہوں

زنگا ۔ رر شہریار کے پاس پہنچکر جیسے ہی بدمعاشوں نے لاٹھی چلائی شہریار بھی لاٹھی چلانے لگا ۔ آخر بدمعاش ہار مانکر شہریار کے قدموں پر گر کر کہنے لگا

بدمعاش ۔ ہم لوگ مجبور ہیں ۔ آپکے بھائی کے کہنے پر

شہریار ۔ تو کیا بھائی ہی میرے خون کا پیاسا ہے ۔ خیر کیا مضائقہ ہے

خون اگر خود کرے گر قتل کا ارمان ہو — بھائی کی گردن پہ میرا ایک تو احسان ہو

بدمعاش ۔ نہیں ایسا تو نہیں ہونا چاہیے ۔ میں جاتا ہوں اور آپکے بھائی کو جاکر سمجھاتا ہوں (نورخاں کے پاس پہنچکر) ایسے نیک اشراف بہادر کو میں تو نہیں قتل کرسکتا

نورخاں ۔ تو تم انعام پانیکے مستحق نہیں ہوسکتے ۔ میں خود جاؤنگا ۔ اور اس کو مار کر ٹھکانے لگاؤنگا

زنگا ۔ نورخاں اِدھر مارنے کو چلا ۔ اُدھر بیتابی کی حالت میں شہریار گلبدن کی یاد کر رہا ہے

قوالی

شہر یار

مولا میری تھی کیا خطا گل سے مجھے چھڑا دیا
اس لیلیٰ رو ہی زلف نے مجنوں مجھے بنا دیا

باد صبا تو ہی بتا کس جا ہے میرا دلربا
اک پایا تھا در دآشنا اسکو بھی کر جدا دیا

کس کو سناؤں بیکسی شدت کی پیاس ہے لگی
ڈھیلے عضو عضو سبھی یہ تو نے کیا دکھا دیا

فرقت میں خود تو تیم جاں اتنا ستانا آسماں
تیرا لب نہیں نشاں نالوں نے گر ہلا دیا

یوسف تھا گو بہت حسیں پایا مگر تجھے نہیں
کریاد کہتے رہ دیں زلفوں میں دل چھپا دیا

رنگا

بحر طویل

فرقت یار میں اسکو غش آگیا نہ رہی تن بدن کی ذرا بھی خبر
نورجاں اسکا بھائی ترت آنکر لا پلایا شہر یار کو ہے زہر
دین دنیا کی اس کو خبر نہ رہی جب زہر نے کیا اس پہ پورا اثر
ایک جھاڑی میں جب پھینک اس کو چلا دونوں بدمعاش تب بولے یوں آنکر

بدمعاش ۔ لاؤ ہمارا انعام

نورخاں ۔ بنا کے کام ۔ کیسا انعام

بدمعاش ۔ یہ بات ہے

نورخاں ۔ ہاں ہاں یہ بات ہے

بدمعاش ۔ تو میں بھی قاضی صاحب سے کرکے راز فاش تمہارا کرتا ہوں سرو ناش

نورخاں ۔ لے بھائی سلے میں تجھ سے مذاق کرتا تھا

بدمعاش ۔ اس خوشی میں ناچ رنگ ہونا چاہیئے

نورخاں ۔ اچھا چلو

رنگا ۔ نورخاں نے اپنے مکان پر پہونچکر اسیوقت ناچ رنگ کا سامان کروایا طوائف آکر ناچنے لگی ۔ بدمعاشوں نے طوائف کو چھیڑا ۔ تب نورخاں غصہ ہو کر کہنے لگا ۔

Taj Tahir Foundation

نورخاں ۔ ڈرامہ ۔ بس میرے مکان سے نکل جاؤ

بدمعاش ۔ رر ۔ کیوں بازار کی مٹھائی میں تیرا کیا حق ہے

نورخاں (چانٹا مارکر) ابے جاتا ہے یا زبان لڑاتا ہے

بدمعاش ۔ اچھا ود میں ابھی قاضی سے کہکر تجھکو گراؤ نگا نیست نابود

زنگا ۔ ادھر بدمعاش بکتا جھکتا قاضی کے پاس چلا ۔ اُدھر فرشتوں نے شہریار

کا زہر اتار کر ہوش میں لائے ۔ تب شہریار یوں کہنے لگا ۔

بحر طویل

شہریار

خواب میں مَیں گیا جبکہ فردوس میں ایک دیکھی نخی حور شمایل وہاں

ہو کے بیدل پھر دل کو بکو شاہ جی رکھیا پاس اسکے میرا دل وہاں

بحر طویل

فرشتے

وہ بھی تیرے فراق میں بیتاب ہے کر دیا ترک جس نے ہے چین وامن

صبر کر عقل سے کام لے تو ذرا تیری مل جائیگی سیمتن گلبدن

بحر طویل

شہریار

شاہ کامل ہو راہ خدا پر چلو میری درخواست منظور اکبار ہو

کچھ دعا کیجئے پھر دوبارہ مجھے گلبدن غنچہ دہنی کا دیدار ہو

بحر طویل

فرشتے

بند کر آنکھیں کر یاد مولیٰ کی تو ابھی پہونچاؤں اسکے وطن میں تجھے

گر خدا نے چاہا گلبدن سیمتن کل ملے گی وہ اپنے چمن میں تجھے

زنگا ۔ ڈرامہ ۔ اتنا کہکر شاہ صاحب نے جوافسوں شہریار پر پڑھا ۔ شہریار

بیہوش ہو گیا ۔ شاہ صاحب نے شہریار کو گلبدن کے باغ میں پہونچا دیا

اور آپ غائب ہو گئے ۔ شہریار کو جب ہوش آیا تب یوں کہنے لگا ۔

Taj Tahir Foundation

قوالی

شہریار

دل غمگین کہتا میرا گل کہاں — کہتی وحشت ہے مجھ سے کہ تو چل وہاں
ہوئے آنکھیں چار وہ فردوس میں جب ہنس دیا — ناز سے زلف رسن میں دل ہمارا کس لیا
دل غمگین
نرگسی آنکھ مژگاں بنی تھی کماں
واہ بھولی شکل کیا سانچے میں ڈھالی ہے خدا — دیکھ جھلکے در کو میں ہو گیا دل سے فدا
ایک ناول بنے جو کہوں داستاں
اے صبا تو ہی بتا دے کچھ مجھے نام و نشاں — کیوں غریبوں پر ستم ڈھائے مگر آسماں
ہل اٹھے تو کر دوں جو میں آہ و فغاں

رنگا۔ ڈرامہ۔ شہریار بیتابی کی حالت میں بیہوش ہو گیا۔ اسی عرصہ میں حسن بانو چمن میں پھول توڑنے آئی۔ شہریار کی حالت دیکھکر گلبدن سے جا کر کہا

تھیٹر

حسن بانو

چمن میں تیرے ماہ جبیں۔ پڑا سوتا ہے اک حسیں۔ پیشانی میں بھی کمال ہے۔ صدقہ اس پہ خود ہلال ہے۔ اشرافوں کی چال ڈھال ہے۔ کریئے پیاری ذرا یقیں

تھیٹر

گلبدن

یہی خیال مجھکو ہے شہیر۔ کسی برگشتہ تقدیر۔ نہیں خوف کچھ میرا کھایا۔ باغ زنانہ میں گھس آیا۔ جا کے کر لی ابھی صفایا۔ ذرا اٹھا دے تو شمشیر

رنگا

بحر طویل

گلبدن سمیت درمیان چمن جا کے پہنچی لئے ہاتھ تلوار ہے
پشت اوپر ہے چہرہ زمیں کی طرف نیند غفلت میں سوتا شہریار ہے
جان کر اجنبی مارنے کے لئے گلبدن ہو گئی جبکہ تیار ہے
اس نے پلٹی جو کروٹ تو پہچان کر بولی یہ تو میرا عاشق زار ہے

گلبدن

خواب غفلت سے جاگو اٹھو جی اٹھو نام کیا آپکا ہے کہاں پر رہو
دن مبارک کہ آج کا میرے لئے تو عید ہے جو میسر ہو گیا پیارے تمہارا دید ہے
کچھ ہماری سنو کچھ تو اپنی کہو

قوالی

شہریار

جب سے دیکھا تجھے خواب میں گلبدن ہو گیا تلخ میرا ہے جینا دامن
آپ ایکدم بھول بیٹھیں اپنے عاشق زار کو لیکے دل ڈھایا ستم پہ نہ دیا دیدار کو
اب میں سمجھا یہ ہے آپ ہی کا چلن

بحر طویل

گلبدن

یاد کر آپکی روز دن میں رات دن پھر بھی کہتے تمہیں یاد آئی نہیں
جب تلک میرے قالب میں یہ جان ہے پیارے چھپتی تمہاری جدائی نہیں

بحر طویل

شہریار

کوہ صحرا کی چھانی نہیں خاک کم تیرے سر کی قسم عشق کے باب میں
ہوا مجنوں سے زیادہ ہے جوش جنوں گلبدن جب سے دیکھا تجھے خواب میں

بحر طویل

گلبدن

مثل لیلیٰ کے حالت میری ہو گئی حیف لس پر نہیں تمکو اعتقاد ہے
کس طرح سے گذر کرتے اپنے وطن سچ کہو آپکو کیا شہر یاد ہے

بحر طویل

شہریار

عشق میں تیرے آہ و فغاں کے سوا چین کچھ بھی نہیں مجھکو گلفام ہے
بانسری کو بجا کر اے پیاری سنو لبس مویشی چرانا مرا کام ہے

قوالی

گلبدن

اپنی بنا کا مذہب ہوں پیار گیا اسمیں بنسی والے میں تمہیں کرشن کنہیا سمجھوں

قوالی
شہریار
میں بھی حیراں ہوں کہ دل میں تجھے کیا سمجھوں   لیلیٰ سمجھوں تجھے یا شیریں زلیخا سمجھوں

قوالی
گلبدن
عشق جو پاک حقیقی میں قدم رکھا ہے   آقا سمجھوں تمہیں یا کبریا خدا سمجھوں

قوالی
شہریار
دل کا مالک تمہیں دلدار سہ لقا سمجھوں   تم سے بڑھکر نہ کسی کو میں پارسا سمجھوں

گلبدن
پارسا سمجھو مجھے میں تمہیں کامل سمجھوں   دو ہیں قالب مگر دونوں میں اک دل سمجھوں

بحر طویل
شہریار
بس تمنا ہے دل میں یہی دلربا رات دن تمکو ہر وقت دیکھا کروں
تیرے زیر قدم کروں اپنا گذر خاکپا کا تیری روز سرمہ کروں

بحر طویل
گلبدن
دل کے ارمان نکلیں میرے آپکے پاک الفت کا ہووے جہاں میں ذکر
آج والد سے کرکے سفارش تیری تمکو رکھونگی اپنے میں پیش نظر

شہریار - ڈرامہ۔ تو کیا اپنے والد سے میری سفارش کردگی

گلبدن - ضرور ضرور والد کو میرے ذرا بانسری کی تان سنانا پھر انکو قابو میں لانا میرا کام ہے۔ اف غضب ہوگیا۔ حیدو چچا بھی یہاں آگئے

حیدو
ڈرامہ۔ کیوں ری بیحیا بیشرم کہنے کو باغ زنانہ۔ مگر مرد غیر سے آنکھ لڑانا تھو تیری عادت پر تھو۔ لے دیکھ تیرے والد بھی آگئے۔ یہ بہت اچھا ہوا

بحر طویل
گلبدن

دست بستہ عرض کرتی لخت جگر اس مسافر پہ بد نظر کیجیے
آیا آفت کا مارا مصیبت زدہ گلئے بھینس چرانے میں رکھ لیجیے

شہمیر خاں (بحر طویل) اے مسافر بیاں کیجیے کس جا وطن دیکھکر تجکو میرا دل ہوا شاد ہے

حیدو (چپکے سے) کس طرح سے کہوں ایسے کم عقل سے یہ تو پوشیدہ تیرا سبھی اسباد ہے

شہریار۔ ڈرامہ۔ حضور بندہ کا غریب خانہ ہزارہ میں ہے۔ اور بنسی کا بجانا و گلئے بھینس کا چرانا فقط یاد ہے

گلبدن۔ ڈرامہ۔ جب وقت یہ بانسری بجاتے ہیں تو تان سنکر گلئے بھینس کل بھاگ کے پاس آجاتی ہیں

شہمیر خاں ۔ کیا تمہاری بانسری میں یہ وصف ہے

شہریار۔ حضور یہی وصف ہے۔ بانسری کا بجانا اور مویشیوں کا بلانا

حیدو (چپکے سے) اور اگر اس سے فرصت ملی تو باغ زنانے میں آنا اور گلبدن سے آنکھ لڑانا

شہمیر خاں ۔ تو یہ صفت ہم کو چلکر دکھاؤ

شہریار ۔ اچھا جنگل میں چلیے اور میرا ہنر دیکھیے

شہمیر خاں ۔ میں بھی تیار ہوں

حیدو ۔ اب میں پھر لاچار ہوگیا۔ باپ دادے سات پشت حرامزادے۔ وہی بھانت صاحب جس کا حال ہے۔ خوب ملائی جوڑی۔ ایک اندھا ایک کوڑھی۔

(شکستہ)

زنگا

شہریار تان بانسری کی کھڑا اداسے سنا رہا ہے
ادھر ادھر جتنی گائے بھینسیں وہ گرد اپنے بلا رہا ہے
بجا بانسری چلے جدھر وہ ادھر مویشن کا جھنڈ جاوے
بسی کرن منتر بانسری میں بھرا وہ اپنا جسے سناوے

Taj Tahir Foundation

ہیں سارے حیوان بس میں اس کے دیکھ شہنشاہ مسکراوے

ہنسے گلبدن بھی دیکھ جو ہر نظر جو اوپر کبھی اٹھا دے

ہر اک گوالوں کا اس کو افسر شہنشاہ اسدم بنا رہا ہے ...

اِدھر اُدھر .. ..

شہمیر خاں ڈرامہ۔ جاؤ آج سے کل گوالوں کا تمکو چودھری بنا دیا

شہریار۔ اس کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

زنگا۔ اِدھر بادشاہ شہریار کو چودھری کا خطاب دیکر معہ گلبدن کے محل کو گیا اُدھر بدمعاشوں نے قاضی سے جاکر کہا۔

بدمعاش۔ دیکھئے قاضی صاحب آپکا سا نیک حاکم ہونے پر بھی بھائی بھائی کا خون کرتا ہے

مار ڈالا بھائی کو ہر سو عیاں زہر کا پیالہ پلایا نورخاں

قاضی شعر کیا دنیا میں نہیں ہے شہریار ؟ یہ تیرا ہے چشم دید اظہار

بدمعاش ،، جی ہاں حلفئین چشم دید اظہار ہے

قاضی ، تو نورخاں کیلئے جیل تیار ہے چپراسی فوراً جاؤ اور نورخاں کو معہ اسکی بیوی کے گرفتار کرکے لاؤ۔ اور اس کے پاس جو کچھ ہے سب قرق کر لیا جاوے۔

سپاہی۔ جو حکم۔ ابھی جاتا ہوں اور حکم کی تعمیل بجاتا ہوں

بدمعاش لیجئے نورخاں معہ بیوی کے گرفتار ہے بندہ بھی گواہی دینے کو تیار ہے

قاضی۔ کیوں نورخان تیرا بھائی شہریار کہاں ہے

نورخاں۔ پردیس کہیں چلا گیا ہے۔ پر مجھکو نہیں معلوم کہاں ہے

بدمعاش حضور یہ جھوٹ بولتا ہے۔ یہ رشوت میں تھیلی جو اس نے دی وہ تیار ہے پہلے اس نے مجھ سے کہا جب میں نے قتل کرنے سے انکار کیا تب اس نے خود جاکر زہر دیا

قاضی ۔ ڈرامہ ۔ جب اس نے خود اسکی جان لی پھر تم نے رشوت کیوں دی

بدمعاش ۔ ،، حضور پردہ فاش ہونے کے خوف سے

قاضی ۔ ،، کیوں نورخاں گواہ کیا کہتا ہے

نورخاں ۔ حضور میری اسکی عداوت ہے اس سے جھوٹ بول رہا ہے

بدمعاش ۔ جھوٹ میں نہیں بول رہا ہوں بلکہ جھوٹا تو ہے جو شہریار کو مارکر اپنے بچے کے واسطے جھوٹ بول رہا ہے

قاضی ۔ جاؤ دونوں کو عمر بھر کیلئے سخت قید کا حکم دیتا ہوں

سپاہی ۔ جو حکم (نورخاں کو دھکے دیکر) ابے چل

بھاوج ۔ جمعدار صاحب دو روز سے کچھ نہیں کھایا ہے خدا کی راہ پر کچھ ملجائے

سپاہی ۔ جو شہر یار کو پتھر کھانے کو دیا تھا ۔ لے موجود ہے کھالے

غزل

بھاوج

میری کرنی نے یہ دن دکھلایا مجھے ۔ دیکھ ہنستا ہے اپنا پرایا مجھے

کون کہہ سکتا پھنسی اس قدر تقصیر تو ۔ بن گیا میرے لئے چرخ کہن بے پیر تو

لے اٹھا جلد یہاں سے خدارا مجھے

میرے ہی کہنے سے بھائی بھائی میں جھگڑا ہوا ۔ ایک پہنچا جیل میں اک ہوگیا قبض قضا

میری خود غرضیوں نے رلایا مجھے

سندل پہ رکھتا جو ظاہر یہاں دعا ہے ۔ یا خدا مشکلکشا مشہور تیرا نام ہے

پھر بھی اس طور سے ہے ستایا مجھے

تھا کیا جیسا دکھایا دلبا آکر سامنے ۔ واسطے کھانیکو رکھا آج پتھر سامنے

سب نے نظروں سے اپنی گرایا مجھے

زنگا

زنگا

ڈرامہ۔ ادھر مارے بھوکوں کے شہریار کی بھاوج چلا رہی ہے۔ اُدھر گلبدن
شہریار کے پاس کھانا لیکر پہنچی اور اس طرح سے کہا

بحر طویل

گلبدن

اپنے گھر والوں سے چھپ کے تیرے لئے بڑھیا کھانے پکا کر کے لائی ہوں میں
کہیں حیدو چچا کو نہ ہووے خبر اسی باعث سے گھبراتی آئی ہوں میں

بحر طویل

شہریار

کس طرح سے ادا شکریہ میں کروں آپ رکھتی عنایت کی مجھ پر نظر
میں کھلاؤں تمہیں تم کھلاؤ مجھے۔ پیاری رشک قمر پیاری رشک قمر

دوہا

زنگا

باہم دونوں بیٹھکر کھانے میں مشغول   حیدو تب تک اس طرح نکلے رستہ بھول

حیدو

اری شوخ دیدہ غضب ڈھا رہی ہے   شہریار کے ہاتھ سے کھا رہی ہے

گلبدن

شہریار سے پاک الفت ہماری   سمجھتے نہیں پھوٹی آنکھیں تمہاری

ڈرامہ

حیدو

چپ لڑکی بدکار۔ یہ تیری گفتار۔ ہو گئی کلیجے کے پار

کانپوری

گلبدن

جو بدی کسی کے سنگ کرے برباد وہ خود ہو جاتا ہے
تکلیف جو دیتا اوروں کو آرام نہیں وہ پاتا ہے

کانپوری

حیدو

Taj Tahir Foundation

بے شرم چھوکری ہے کتنی کچھ شرم نہ دل میں کھاتی ہے
اجنبی سے کرکے عشق یہاں بیٹھی تو آنکھ لڑاتی ہے

ڈرامہ۔
گلبدن

تو جاؤ جو کرنا ہو کریجئے۔ زیادہ مجھ سے بے حیائی نہ کیجئے

تھیئٹر۔
حیدو

مجھے بناتی پھرے ہے تو۔ تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو۔ باپ کو تیرے لا دکھاؤں
بہت تجھے رسوا کرواؤں شیخی تیری سبھی بھلاؤں۔ اسدم تو مانیگی تو
تھو تھو

رنگا۔ ڈرامہ۔ حیدو بادشاہ کے پاس پہونچکر یوں کہنے لگا

بحر طویل
حیدو

سر چڑھا گلبدن کو لیا اس قدر۔ نہ کسی کا رہا اسکو خوف و خطر
رکھ گوالا جو نوکر رکھا آپ نے سنگ میں اسکے گھومے ادھر اودھر

بحر طویل
شہیر خاں

بھولی بھالی ہے لڑکی رحم کیجئے بنا سر پیر کا نہ سناؤ ذکر
گلبدن اپنے کمرے میں موجود ہے کسی نے جھوٹی سنائی تجھے ہے خبر

حیدو

ڈرامہ۔ توبہ توبہ جب باپ ہی ایسا کمینہ ہو تو لڑکی کا کیوں نہ بدتر نتیجہ ہو

بحر طویل
اپنی آنکھوں سے دیکھا منع بھی کیا آپ یہ کہتے ہو جھوٹی سنائی خبر
لیجئے گلبدن بھی تو وہ آرہی پوچھ لیجے اگر جھوٹ سمجھو خبر

قوالی
شہیر خاں

اگلبدن کر رہا حیدو شکایت گلبدن ہم بگڑا تیرا چال و چلن

قوالی **گلبدن**

گر حقیقی عشق سے میری لگن — دل میں کیوں پیدا ہوئی ان کے جلن

بحر طویل **شہمیر خاں**

جو ستانے لگی تو زباں یہ پسند آئی مجھکو نہ خصلت تیری
شان و شوکت میں بٹہ لگے گا میری اجنبی سے رہی گر صحبت تیری

بحر طویل **گلبدن**

دیکھکر خواب میں قبل ہی کر دیا پاک الفت میں صدقہ یہ دین و دھرم
چاہے ہو جائے دنیا ادھر کی اُدھر دھر کے آگے نہ پیچھے ہٹاؤں قدم

شہمیر خاں۔ اگر تو اپنی حرکت سے باز نہیں آویگی تو بہت پچھتاویگی۔ تجھکو جیل بھجواؤنگا اور اس موذی بدکار کو قتل کرا کر تہ خاک ملاؤنگا

حیدو۔ بیشک میں دونوں کام کرنے کو تیار ہوں

گلبدن

ایک بیقصور کو تو جو جیل میں بٹھاوے — دم خم اگر ہو اس میں تو وہ بھی گل کھلاوے
جو پاک عشق سچا ردکے سے رک نہ سکتا — لیلی انے کیا جب پابندی بھی کر دکھاوے
آرے چلیں بدن پر شمشیر ہو گلو پر — لیکن جو عاشق۔ اگے قدم بڑھاوے
زندہ میں وہ رہیگا جب خواب میں ہوا تھا — کس میں ہے تاب اتنی جو جوڑی میری چھڑاوے

شہمیر خاں۔ سپاہی اس لڑکی کو قید کر لو۔ اور اکبر اگر تو میرے نطفہ سے پیدا ہے تو شہریار کا سر کاٹ کر فوراً حاضر کرو

اکبر۔ ڈرامہ۔ جو حکم اگر مجھ میں آپکے تخم کا پورا اثر ہے تو میرا خنجر اور شہریار کا سر ہے

گلبدن۔ ٹھہر ٹھہر و بھائی اکبر پہلے میرے سر کو اتار لو ورنہ میری آہ سے تمہارا جسم کل سیاہ پڑ جائیگا (شعر)

آسماں تھرائیگا تم پر مصیبت آئیگی   آہ بجید سے میری ساری نس میں ہلچل ہیگی

شہمیر خاں ۔ ڈرامہ۔ چپ لڑکی بدذات جاؤ جاؤ سپاہی اس لڑکی کو جیل لیجاؤ

دوہا

زنگا

شہنشاہ کا حکم سن لے گل کو دربان   پہنچایا جھٹ جیل میں سنیئے اور بیان

ڈرامہ ۔ گلبدن خدا کی یاد کرکے رو رہی ہے

ڈرامہ

گلبدن

یا خدا پاک الفت میں یہ ذلت افسوس کیا یہی تیرے دربار میں انصاف ہوتا ہے

شہریار پر بھی مصیبت کا پہاڑ ٹوٹنے والا ہے یا حق الٰہی نظر عنایت کر

اٹھالے جلدی جہاں سے مجھکو سہا نہیں جاتا رنج و غم ہے

شہریار جو رہا نہ زندہ تو جیل میں زندگی ختم ہے

ہر خون کا پیاسا اسکے اکبر گیا قتل کرتے کھینچ خنجر

تڑپ رہا دل یہ میرا مضطر لبوں پہ اٹکا ہوا یہ دم ہے

دوہا

زنگا

شہریار کی یاد کر گلبدنی بیزار   اب آگے کا مہرباں کرتا ہوں اظہار

حسن بانو جو رہی کنیز   سمجھتی گل کو بہت عزیز

اسقدر کی تھی وہ چالاک   ایک مردانی لے پوشاک

پہنچی گل کے پاس لے کھانیکا سامان   کھلا پلا کر اس طرح کرنے لگی بیان

جتن جو کیا اس نے تجویز

حسن بانو ۔ آپ بھی مردانی پوشاک پہن کر کمند کے ذریعہ سے نکل جایئے

اگر تلوار لیکر گیا ہے شہریار کو جا کر بچایئے۔ میں بھی جیل کا تالا سیندکر کے ادھر

آئی ہوں ۔ آپ کے کام میں ہاتھ بٹاتی ہوں

گلبدن

ڈرامہ۔ یہ تیرا احسان تا عمر نہیں بھول سکتی ہوں (شعر)

کون کہتا ہے تجھے باندی کنیز　　میں سمجھتی تجھکو ہمجولی عزیز

زلیخا

شکستہ

لے نام اللہ کستند کے ذریعہ کری گلبدن نے ہے صفائی
نکل گئی صاف جیل سے ہے کسی نے کچھ بھی خبر نہ پائی
شہریار پاس پہنچی جبدم تو اسکو اکبر پڑا دکھائی
جھپٹ کے رستے کو روک کرکے یہ بات اسطور ہی سنائی

گلبدن

بحر طویل

ایک مذہب خدا ایک دونوں کا ہے پھر بھی تو ساتھ اسکے برائی کرے
خود غرض کیسے کیسے یہاں ہیں اکبر ایک بھائی کا خون ایک بھائی کرے

اکبر

بحر طویل

بڑی ہا ہشیر تو بے شرم ہو رہی اسقدر کی کرے بات جو دو بدو
بن مددگار کرنے سفارش لگی کون تیرا ہے یہ کون اسکی ہے تو

گلبدن

بحر طویل

اس خدا کی خدائی میں اکبر سنو میں سمجھتی ہوں میرا ہی مولا یہی
میرا خاوند یہی۔ میرا شوہر یہی۔ میرا مالک یہی میرا آقا یہی

شہریار

بحر طویل

گلبدن بھی میرے سامنے ہے کھڑی اور اکبر کو خواہش ہے میری جان کی
میں تو مرنیکی خاطر جھکاتا ہوں سر شان دکھا دو تم تیغ بران کی

گلبدن

بحر طویل

Taj Tahir Foundation

تیرا ماتم ادا مجھ سے ہوگا نہیں پہلے مرنے دو زندگی تجھ پہ واریں
تیرے قدموں پہ صدقے ہو تیری قسم قتل ہونیکو فوراً ہوں تیار میں

شہریار

بحر طویل

گلبدن تونے دنیا میں دیکھا ہی کیا تیرا عالم شباب یہ قائم رہے
تیرے حسن شجر کا ملے باغباں خیال اس کا نہ کچھ جو نہیں ہم رہے

گلبدن

بحر طویل

کیوں جلاتے زخم پر ہو چھڑکتے نمک جان چھٹتے ہی آرے دکھائی زدیں
جسم سے سایہ ہوتا کبھی بھی جدا جاہے تربت الگ یہ بنائی نہ دیں

شہریار

بحر طویل

اندرونی محبت میری آپکی کوئی خدا کے سوا جان سکتا نہیں

اکبر

بحر طویل

چپ رہو بن گئے قتل اسدم تجھے مان سکتا نہیں ٹال سکتا نہیں

شہریار

بحر طویل

دید اسوقت اس کا مجھے مل رہا حسن یوسف کا ہر جس حسین کے تلے
بنا گور و کفن آپ کردیں دفن قتل کرکے مجھے اس زمیں کے تلے

گلبدن

بحر طویل

قبل مجھکو ہی تم قتل کر ڈالئے تو دو رہوں زندہ نہ رنج والم کیلئے
آپ زیر زمیں گرچہ ہونا چہو میں بھی تیار ملک عدم کے لئے

اکبر

بحر طویل

کیوں میرے کام میں ڈالتی ہو خلل حکم والد کا اپنے میں ٹالو نہیں
نام کو پھر نہ کہنا میرا آن سپاس شمشیر کی جو نکالوں نہیں

شہریار

ڈرامہ۔ میں مرنے کے لئے تیار ہوں
لگانا ایک وار کسی کے ایسا ہو چار ٹکڑے میرے گو ۔ لگا کے چلو خوشی سے پی لو اگر پیاسے ہو
اکبر۔ اچھا تو مرنے کے لئے تیار ہو جا
شہریار۔ اچھا تو تلوار اٹھا

قوالی

چہ کنم مجبور ہوں میں دل بگویم الوداع ۔ خوش و خرم گل دلم شد حسن عالم الوداع
ہیچ دنیا خواب غفلت کشتی عمر رواں ۔ کر رہی ہے گزارش آنکھ پر نم الوداع
عاشقی بوئے وطن جب محبت ہو نہ کر ۔ بر سر ملک عدم گئے زال و رستم الوداع
مونس و غمخوار میری تک تو ہی ہو گل بدن ۔ بعد مردن ہو صدائے جان ماتم الوداع

اکبر۔ ڈرامہ۔ بس سنبھل جا میں تلوار اٹھاتا ہوں
شہریار۔ یہاں بھی گردن جھکی ہے مگر یاد رکھنا اگر میری پاک محبت ہے تو تیری تلوار خود ٹوٹ کر الگ جا کر گرے گی

اکبر۔ یا علی۔ ایں میری تلوار ہی نے مجھکو دھوکا دیا۔ کیا کروں ہو گیا مجبوری ہے والد کو خبر پہونچانا ضروری ہے

زنگا۔ جب اکبر باپ کے پاس پہنچا تب اس کے والد نے کہا
شمشیر خاں کیا شہریار کو تو مار آیا
بحر طویل

اکبر

مارنے کو اٹھائی ہے شمشیر جب دیکھی قدرت عجب مولا غفار کی
ٹوٹ کر کے گری دور پر جا کر سو ٹھ خالی رہی ہاتھ تلوار کی
حیف ہے پیر پکڑا اے جوان تے تبادلہ نہ آیا چلا کے دکھاتا تھا میں تو خود لنگڑا تھا

Taj Tahir Foundation

تس پر تونے دوسرا اسپیر بھی توڑ دیا۔
رنگا۔ حیدو کی بات سنکر سب ہنسنے لگے۔ تب تلک گلبدن بھی وہاں پہنچی شہہ شہیر خاں نے کہا
شہیر خاں۔ ڈرامہ۔ گلبدن شہریار سے بولنا چھوڑ دے ورنہ بہت پچھتائیگی
گلبدن۔ میری شہریار سے کبھی بھی الفت کم نہیں ہوسکتی
ایک میرا دین اک ایمان ہے گو کہ دو قالب مگر اک جان ہے
حیدو۔ حضور تجھکو محبت اس مردود سے چھوڑنا ہوگی نہیں تو۔ ۔۔
گلبدن۔ نہیں تو کیا
حیدو۔ تیری شادی خیر سکے ساتھ کردیجاویگی
گلبدن
ڈرامہ۔ تو شادی ناممکن ہوگی۔ میں شہریار سے اپنا عقد پہلے ہی کرچکی ہوں
چاہے سمیر پربت پھونک سے اڑجاوے پنگل پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جاوے
آسمان ٹوٹ جاوے۔ زمین پھٹ جاوے۔ مگر خیر سے شادی میری رضامندی سے
کبھی نہیں ہوسکتی ہے

شہیر خاں

ڈرامہ۔ چپ لڑکی بدکار۔ میرے آگے سے ٹل جا
گلبدن۔ لو میں جاتی ہوں مگر آخری گفتار۔ یہ کہجاتی ہوں پچھتائیگا
شہیر خاں۔ دیکھا جائیگا
حیدو۔ پہلے شہریار کو یہاں سے ٹالیے اگر وہ یہاں رہیگا تو گلبدن کو برابر
بھڑکا دیگا۔ کام میں وگھن آپڑا دیگا
شہیر خاں۔ رجا اکبر شہریار کو بلا لاؤ۔

اکبر۔ ڈرامہ۔ لیجئے وہ خود ادھر آرہا ہے

شہیر خاں۔ شہریار جب تو تخت شہزادہ سے لیکر آجاویگا۔ وعدہ کرتا ہوں تو گلبدن مجھ سے پاویگا

غزل

شہریار

گرچہ وہ گنہگار ہے غفار ہمارا — لاکر تمہیں دکھاؤنگا میں تخت ہزارا

لیکن نہ کرنا وعدہ خلافی آپ جہاں پناہ — کیونکہ نہیں اسوقت کچھ اعتبار تمہارا

اورنگا لوٹ جبکہ گھڑی پالوں نہ گلبدن — تو آپ کے مقابلے کھڑکے گا وہ دھارا

ہاردونگا نہیں آپ سے دلمیں کرے یقیں — رہتا ہے پیارا لال کو مولا کا سہارا

قوالی

شہیر خاں

جو کہہ دیا سو کہہ دیا انکار نہیں ہو — چاہے آسمان الٹ جائے یا گر دوں اپنی زمیں ہو

قوالی

رنگیلا

جب شہریار لینے کو تخت جلد یا وہاں سے سکیا کر

مل گئے فرشتے راہ میں تب اس طرح بولے سمجھا کر

ڈرامہ

فرشتے

تمہارے بھائی پہنچ گئے بلائے دام ۔ خون کا تمہارے لگا ان پہ الزام

نہ لانا خیال کچھ دل میں کبھی ان کی لڑائی کا

اپنا خون کھا کر جوش ہے بھائی کو بھائی کا

بحر طویل

شہریار

خون کی ان کو تہمت لگے کس طرح جبکہ موجود زندہ دکھاتا ہوں میں

آپکا حکم ٹالوں نہیں شاہ جی ابھی بھائی کو جا کر چھڑاتا ہوں میں

رنگیلا

شہریار پہنچا ترت ہی قاضی کے پاس — ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا ہو کر بہت اداس

شہریار

بھائی پہ بھائی کو لازم اپنی بھی جاں گنوا دینا — کیوں قید ہوا میرا بھائی قاضی جی ذرا بتا دینا

قاضی ۔ افسوس دھوکا ہوا شہریار شدنی کا رنج نہ لا ۔ تیرے بھائی کو ابھی چھوڑے دیتا ہوں

زنگا

ادھر مل رہے دونوں بھائی بڑی پریم سے ہرشا کر — ادھر گلبدن سے بولی فیروز حرم سے مسکیا کر

فیروز (والدہ گلبدن)

شادی کی آج شب کو ہے تاریخ مقرر — ابٹن لگا لے تن میں ذرا آ میری دختر

ملوا کے حسن بانو کو مہندی بھی رچا لے — سنگار کرنے کے لئے لائی نئے زیور

گلبدن

شادی کا انتظام تو جبراً ہی ہو رہا — مہندی کے بدلے خون سے رنگ ہو یہ دست

بحر طویل

فیروز

حال اتنا بتا دے مجھے پیشتر کس لیے شادی کرنے سے انکار ہے

گلبدن

خواب میں قبل شادی مری ہو چکی میرا شوہر اے مادر شہریار ہے

فیروز

بحر طویل

خواب میں تیری شادی ہوئی پیشتر مجھکو آتا نہیں ایسا اعتبار ہے

آج جبراً کرا دونگی شادی تری تیرا حیلہ بہانہ یہ بیکار ہے

گلبدن

بحر طویل

عشق سچا حقیقی اگر ہے میرا کامیابی نہیں ہونا دشوار ہے

میری عصمت میں دھبہ لگے گا نہیں جب خدا میرا ہر دم مددگار ہے

Taj Tahir Foundation

فیروز - ڈرامہ - یہ تیری گلبدن بھول ہے - اری حسن بانو ذرا اسکو سمجھا دے
ٹانی میرا کہا سن کی ہنوا مختار ہے   چاہے جسکے سنگ کریں ہم سب ہمیں اختیار ہے
حسن بانو - آپ جائیے میں انہیں سمجھا دنگی اور جس طرح ہوگا قابو میں لاونگی

(گلبدن سے)

ڈرامہ - بہت وقت قریب ہے - تیرا کھلنے والا نصیب ہے -
دن کٹیں انتو بھیں دامن میں تیرے   آ دراسٹن لگا دل بدل میں تیرے

گلبدن

بحر طویل
ہوگی شادی فردوس میں پیشتر خیال کیا سمایا ہے من میں تیرے
کس طرح سے کہا مان لوں میں تیری میرا شوہر رہیگا خوشی میں تیرے
رہیگی

حسن بانو سے گلبدن ہے کرتی انکار   نوشتہ شکر اس طرف خسرو ہوا تیار
ڈرامہ جب عقد کرنے کیلئے بادشاہ نے گلبدن کو بلوایا تب گلبدن نے آنے
سے انکار کیا - اسوقت بادشاہ غصے میں ہوکر کہنے لگا

شہریار

ڈرامہ
اگر وہ آنے سے انکار کرتی ہے تو شادی کی رسم منانی ہے خسرو کو اختیار ہے
گلبدن کو زبردستی گھر لیجاوے
ڈرامہ - گلبدن کو جبراً خسرو اٹھا کر اپنے مکان پر لیجاکر کہنے لگا

خسرو

غزل
زہے نگہ اپنے پہلو میں گلفام دے   دست نازک سے بھر کر پیالہ جام دے
وصل کی شب آج پیاری چھوڑ دے شرم و حیا   بیٹھ جا آکر پلنگ پر رخ سے چلمن دے اٹھا
رخ رنگیں کا بوسہ تو انعام دے

Taj Tahir Foundation

غزل

گلبدن

آپ ہیں بازِ صاحب میرے پیار سے — عشق سچا مرا ہے ستمگار سے
پیشتر ہی سے چکی جب اور کوئی دل میاں — اب میں اس سے پھیر لوں یہ ہے امر مشکل میاں
رنج کریئے نہیں میری گفتار سے

قوالی

خسرو

ہوا عقد جبکہ ہمارا تمہارا — تو عقد دیگر نہ ہو ماہ پارا

قوالی

گلبدن

ہوا عقد جبراً ہمارا تمہارا — اسی سے ہے ملنا نہ مجھکو گوارا

قوالی

خسرو

میں جبراً کرونگا جو ہو دل میں میرے — جو راضی سے ہوگا نہ کہنا ہمارا

قوالی

گلبدن

نظر آتے اچھے نہ آثار مولے — تو ہی بنا اب دم مددگار مولے
ہوئی فیض سے جنکے یہ قبل شادی — مدد کے لئے بھیج اس بار مولے

فرشتے

سنا بیٹی غم کا نہ اپنے ترانہ — فضول اب پڑھ بناتا ہوں اسکو زنانہ

رنگا۔ ڈرامہ۔ اتنا کہکر فرشتوں نے خسرو کو آباد کیا فوراً حکم خدا سے خسرو زنانہ ہوگیا

خسرو۔ ابھی میں مرد سے عورت کیسے ہوگیا (گلبدن سے) غزل

گلبدن مولا تبادلے مرد تجھکو ہے دکھا — اپنی تو پیاری بنا کر لے گلے مجھکو لگا

گلبدن

غزل

کردیا مولا نے ہے زنانہ تجھے — اب مردانہ کہیگا زمانہ تجھے
کرکے جبراً شادی مجھسے مل گیا کرنی کا پھل — ہاتھ ملتا کیا کرے ڈھولک کے مانند تو نقل

اب تو چاہے گا اپنا بیگانہ تجھے

خیرو

میرے جوبن پہ آئی بہار ؎ ذرا کرلے تو پیار
مجھے سینے سے چپٹا کے چوم کے بول ؎ کیسی حسیں ہوں لو گھونگھٹ کو کھول
پیاری بناؤ گلے سے لگاؤ ؎ تم پر میں دل سے ہوئی ہوں نثار

گلبدن

ململ کے بین پھڑکا تالی کس کو اب کہو رجھاؤ گے
دیدیا خدا نے پھل تم کو اب تو نہیں کبھی ستاؤ گے

زنگا

دوہا

خیرو کو جس جا رہی گلرو سنو کھجائے پہنچ کے حیدو اس جگہ کہن لگا جھنجلائے

حیدو ۔ ارے خیر دیہ کیا کر رہا ہے۔ قوالی

خیرو

آؤ آؤ گلے سے لگو اک دم میں ہوں ناری تمہاری آبڈھے بلم
دونوں جوبنا ہیں اسکے پکے ہیں انار میرے حسن چمن کی ذرا لو بہار
حسن میرا کسی سے نہیں دیکھو کم

حیدو ۔ ڈرامہ ۔ خیرو یہ کیا ہے فسانہ ؎ تو کیسے بن گیا زنانہ

خیرو ۔ ۔ جاؤ جاؤ یہ آپکا مسخرا پن اچھا نہیں لگتا کوئی اپنی عورت کو اس طرح چھیڑتا ہے ۔ میں ختم کا زنانہ ۔ اگر تم کو گلے نہیں لگاتا ہے تو دوسرے سے آنکھیں لڑاؤنگی ۔ تم کو رسوا کراؤنگی ۔ (شعر)

اپنی ناری سے کرتا ہے کوئی شرم آؤ آؤ ہمارے اے بڈھے بلم

حیدو ۔ ہوگئی کیسے صورت زنانی تیری **خیرو** ۔ کیوں اڑاتا ہنسی ہے تو بڈھے میری

حیدرو ۔ میں تو یہ سب سمجھ گیا اسی گلبدن نے جادو کیا ہے
خیرو ۔ ٹوٹو ہے ۔ ٹوٹو ہے

حیدرو

ڈرامہ ۔ دیکھ گلبدن تو اپنا اگر چال چلن ٹھیک نہیں کریگی تو بہت پچھتائیگی ۔ تجھے زندہ دفن کرا دونگا رہا شہزادہ کا کچھ بھی خیال نہیں لاؤنگا

گلبدن

بے خطا معصوم کی کیوں لینے چہتا جان ہے ۔ مردے میہ ہو گیا عورت خدا کی شان ہے

حیدرو

پانی پی پی رات بھر کو سا سے نادان ہے ۔ جب کے باعث ہو گیا یکدم سے خفقان ہے

خیرو

کچھ نہیں خفقان مجھکو آ میرے بڑھ جلم ۔ چلکے سنگ لیٹیو پلنگ پر اسپہ کیوں آتو گرم

زنگا

ڈرامہ ۔ اس طرف کا یہ حال ہے ادھر فرشتوں نے شہریار سے جا کر کہا

فرشتے

ڈرامہ ۔ گلبدن پر مصیبت کا پہاڑ ٹوٹنے والا ہے ۔ جلدی جاؤ اور اسکی جان بچاؤ
یہاں نیند غفلت میں تو سو رہا ہے ۔ وہاں گلبدن پہ غضب ہو رہا ۔
لاونی

شہریار

صحرا اور کوہ میں سر کو ٹکراؤنگا ۔ بن تخت ہزارہ لئے نہیں جاؤنگا
ہے پیر لیا ہے دل میں الیا ٹھان ۔ مراد پوری اگر نہ ہوگی تو دیدونگا جان
دوہا

فرشتے

تخت ہزارہ یہ تیرے خاطر ہے تیار ۔ جلدی جاؤ گلبدن کا بچنا دشوار

دوہا

رنگا

شہریار فوراً چلا اسپ پہ ہوا سوار   شہنشاہ کے پاس جا یوں بولا گفتار

قوالی

شہریار

لیجیئے تخت ہزارہ کہاں گلبدن   کردو شادی دیا آپ نے جو بچن
رات دن رہتا تھا میں ہجر میں بیتاب میں   شادی ہوئی فردوس میں جب یہ دیکھا خواب میں
پاک الفت میں سچی لگی ہے لگن

قوالی

شہمیر خاں

اب رہی بات پکی نہ انکار کی   دیر آنے میں تم نے شہریار کی
دھن کما پردیس سے حیدر کا لڑکا آگیا   بس وہی سر پر تمہارے دیکھو آفت ڈھا
ہوگئی گلبدن اپنے سسرال کی

قوالی

شہریار

ہاتھ سے میرے وہ گل ہزار آگیا   میرے جینے کا یکدم سہارا گیا
کہہ دیا تھا پیشتر ملکر کی تم نے دغا   تو تمہارے دھڑ سے میں فوراً کردونگا سر جدا
خون کا تیرے پیاسا دودھارا ہوا

شہمیر خاں

ڈرامہ۔ بہتر چلے جاؤ اگر زیادہ زبان لڑاؤ گے تو بہت پچھتاؤ گے
کیا کروں مجبور رہوں تیرا مقدر سو گیا   شادی کب ٹالے ٹلے ہونا جو تھا سو ہو گیا

شہریار

ڈرامہ۔ اچھا ابھی تو جاتا ہوں مگر گلبدن کو دولہا نہیں پاؤنگا تو آپکے سر کو اڑادونگا

ڈرامہ

رنگا

ادھر شہریار بادشاہ سے تکرار کرنے پر آمادہ ہے ادھر حیدر نے پھر گلبدن سے کہا

Taj Tahir Foundation

ڈرامہ **حیدو**

گلبدن اپنی ہٹ چھوڑ دے اور راہ پر آجا

ڈرامہ **گلبدن**

میں راہ سے گمراہ نہیں ہوں جو کچھ ہے میرا شہریار ہے اسی پر زندگی کا دارمدار ہے

ڈرامہ **حیدو**

تو میں بھی تجھے زندہ ہی دفن کر اس کا مزہ چکھاتا ہوں

رنگا

ڈرامہ۔ حیدو جب گلبدن کو زندہ دفن کرنے لگا تب گلبدن رو کر کہنے لگی

غزل **گلبدن**

رہا جو کہ سچا مددگار میرا — کہاں اس گھڑی پر شہریار میرا
سلاتا چچا قبر اندر ہے زندہ — ہے اسوقت بچنا تو دشوار میرا
مصیبت میں آوےنگا میں کام تیرے — شہریار سے تھا یہ اقرار میرا
کھڑے دیکھتے اقربا کل یہاں پر — نہ کوئی بھی اسوقت غمخوار میرا
نہ والد کو صدمہ نہ مادر کو غم ہے — نہ اکبر برادر کو ہے پیار میرا

حیدو

ڈرامہ۔ یہ تیرا سوچنا بیکار ہے۔ بس زندہ دفن ہونے کیلئے تیار ہو جا

گلبدن

قبر میں اپنا قدم عشق میں لو دھرتے ہیں — خوش رہو اہل وطن ہم تو سفر کرتے ہیں

رنگا

ڈرامہ۔ اِدھر گلبدن کو زندہ دفن کرنے کی تیاری ہو رہی ہے۔ اُدھر شہریار خیرد کے پاس پہونچکر کہنے لگا

بحرطویل

شہریار

جھوٹ خیرو اگر تُونے کچھ بھی کہا اسی شمشیر سے کاٹوں تیرا گلا
جان پیاری اگر ہو تجھے بیشرم گلبدن میری پیاری کہاں ہے بتا

بحرطویل

خیرو

میں کیا جانوں کہاں گلبدن ہے تیری جاؤ پیچھے ہٹو بات بھاتی نہیں
ایک عورت سے کرتے ہنسی مسخری بیشرم مرد کو شرم آتی نہیں

بحرطویل

شہریار

مرد سے کس طرح تُو زنانہ ہوا یہ سمجھ میں میرے بات آتی نہیں
جسکے خاطر میں آیا بھٹکتا یہاں گلبدن اپنی میری مجھکو بھاتی نہیں

بحرطویل

خیرو کا نوکر

اپنے رنگ میں رنگا تُونے اتنا اسے ہو گئے اسکے حیران سب مرد و زن
گلبدن کے سبب یہ زنانہ ہوا حیدو زندہ ہمکو کرنے گیا ہے دفن

بحرطویل

شہریار

ہائے سر پر مصیبت نئی ہے پڑی منحصر جس پہ ہے زندگانی میری
اسکو زندہ دفن کرنے حیدو گیا کیسے مشکل کٹے ناگہانی میری

ڈرامہ۔ خیر مجھے وہاں جانا ضرور ہے۔ دیکھوں کیا فتور ہے
رنگا۔ ڈرامہ۔ حیدو نے گلبدن کو زندہ دفن کردیا جب گھر کو لوٹ رہا تھا شہریار نے راستہ میں پکڑکر اسکو بہت مارا جب وہاں پہنچا تو قبر دیکھکر رو رو کر کہنے لگا

شہریار

قافلہ ملک عدم گل کا روانہ ہوگیا
بس میرا ایکدم ختم کل آب و دانہ ہوگیا
جسکی خاطر کو بکو صحرا کی چھانی خاک تھی
ہائے بن اسکے یہاں آکو بہانا ہوگیا

گلبدن جبکہ نہیں زندہ رہوں میں کسلیے — کیونکہ میرے واسطے سونا زمانہ ہوگیا
وائے قسمت کسجگہ تونے بھی چھوڑا ساتھ ہے — اپنا الٹا ایکدم کل کارخانہ ہوگیا

رنگا

دوہا

ٹپک رہا سر دھرن پر جگر تھام ہاتھ سے تھام — ان فرشتوں نے بہا لیے کہے کلام

فرشتے

دل کی شرمردہ کلی کر صبر تو کھلجائیگی — کیوں گنوا تا جان تیری گلبدن ملجائیگی

شہریار

کردیا حیدنے جب زیر زمیں اسکو دفن — پھر ملیگی کس طرح غنچہ دہن وہ گلبدن

فرشتے

دیکھ قدرت کا کرشمہ چلتے ہی بادصبا — خاک تربت کی اڑیگی گلبدن نکلے صفا

رنگا

ڈرامہ رشاد صاحب نے جو تربت پہ ہاتھ پھیرا خاک ایکدم اڑگئی اور گلبدن صاف نکل آئی ـ شہریار گلبدن سے کہنے لگا

قوالی

شہریار

پھر میری قسمت کا روشن اب ستارا ہوگیا
دیکھ لو جامے کے باہر دل ہمارا ہوگیا

قوالی

گلبدن

دیکھ کر کے آپکو غم دور سارا ہوگیا — لاکھ اس کا شکر ہے پھر سے نظارا ہوگیا

بحر طویل

شہریار

ہاتھ میں اپنے مہندی رچائی تھی کیوں گرچہ جبراً ہوئی شادی تھی گلبدن
دیکھ لی دیکھ لی سب محبت تیری اب تسلی نہ دو زیادہ نازک بدن

Taj Tahir Foundation

بحر طویل

گلبدن

دھوم جس دم مچی میرے گھر میں سنو رو رہی اس گھڑی زار بیزار تھی
کس نے مہندی لگائی کف دست میں خون سے ہاتھ رنگنے کو تیار تھی

ڈرامہ

زنگا

جب گلبدن کے پاس خیرو پہنچا تب گلبدن نے شاہ صاحب سے عرض کیا

بحر طویل

گلبدن

جس طرح سے زمانہ ابھی ہو گیا مجھکو چھیڑے گا تو بہت پچھتائے پھر
شاہ صاحب خدا سے دعا کیجئے اصلی حالت پہ اپنی یہ آجائے پھر

بحر طویل

فرشتے

ہے یقیں جب تلک خیرو زندہ رہے اب کر لیگا نہ تم سے ہنسی یہ کبھی
حکم مولیٰ سے پڑھکر فسوں گلبدن اصلی حالت لو اسکی بنا دو ابھی

بحر طویل

خیرو

ناز و نخرہ اور ٹھنگس کرو ترک سب خوب جوڑی بنی ہے سماں کیا تیری
آکے سینے سے لگ جاؤ او گلبدن میں ہوں شوہر تیرا تو ہے بی بی میری

دوہا

فرشتے

ناجائز شادی تری کس خیرو بدکار چھیڑا ابکی جو اسے ہوئے ذلیل و خوار

بحر طویل

خیرو (حمیدو سے)

جاؤ ہٹ جاؤ آگے سے میرے ابھی ورنہ چچا چچی آئی ہے شامت تیری
ہو گئی کو بکو ہے فضیحت میری دیکھنا میں نہ چہتا ہوں صورت تیری

بحر طویل

حمیدو

میں تو خود مر رہا کیوں مجھے مارتا سنگے جلاد تو سنگے جلاد تو

Taj Tahir Foundation

اسکو جانے دے شادی کروں کس لئے دلیں ہوتا ہے ناشاد تو

بحرطویل **خیرو**

اتنا غصہ چبا جاؤں کچا تجھے اور منہ پھر کسی کو نہ دکھلاؤں میں

کوچ ملک عدم قافلہ ہو ترا گھر میں نوبت خوشی ہوکے بجواؤں میں

بحرطویل **حیدو**

کی بھلائی برائی لگی ہاتھ ہے پھیر قسمت کا ہے، ہے لخت جگر

چاند گنجی ہوئی ہاتھ اتنے پڑے پھر بھی تو لات گھونسے سے لیتا جر

ڈرامہ **زنگا**

ادھر خیرو حیدو کو مار رہا ہے اُدھر گلبدن نے فرشتوں سے یوں کہا

گلبدن

گر عشق ہو حقیقی پروردگار میرا مجھ سے جدا نہ ہووے یہ شہریار میرا

فرشتے

تسکین رکھ تو دلیں کہنا یہ مان میرا تجھ سے جدا اب نہ ہو یہ شہریار تیرا

ڈرامہ۔ اچھا لے وہ بادشاہ بھی آتے ہیں۔ ابھی ان کو بھی راضی کرتا ہوں

بحرطویل نیک کاموں میں رہتا سدا ہاتھ ہے جھوٹ سمجھو نہیں میری گفتار کو

خواب میں انکی شادی تو ہو ہی چکی بخشدو گلبدن اب شہریار کو

بادشاہ

ڈرامہ۔ آپ کا کہنا سب مجھے منظور ہے ابھی قاضی کو بلواتا ہوں اور شادی کی رسم

یہاں کل دوبارہ ادا کرتا ہوں اور طوائف کو بلاکر جلسہ کراتا ہوں

طوائف

ہے حقیقی عشق ضامن رب الرحمٰن ہے خواب میں شادی ہوئی فردوس کے درمیان ہے

ہم عمر شہزادیاں گا دیں مبارکبادیاں
گل پہ بلبل صدقے بلبل پہ بھی گل قربان ہے
رونق افروز ہوئے گلبدن عالم شباب
بس یہی دلکی تمنا بس یہی ارمان ہے
عیش و عشرت سے کٹے پھولے پھلے نخل مراد
دور کر آیا ہوا گھر میں میرے مہمان ہے

دیگر

خدارا پاک الفت کی محبت ہو تو ایسی ہو
کسی معشوق عاشق کی جو قسمت ہو تو ایسی ہو
مرکے فانی دنیا میں ملی جوڑی دکھا انکی
جو صورت ہو تو ایسی ہو جو سیرت ہو تو ایسی ہو
ہوئی جو شادی خیرو کی مزہ سب ملگیا اسکو
ندامت ہو تو ایسی ہو خجالت ہو تو ایسی ہو
کسی معصوم کو بھی کوستا ہے نہیں اچھا
ہوئی حیدر کو ہر جیسی ندامت ہو تو ایسی ہو
کہیں لچھمی نراین کی فرشتوں نے سدا نیکی
شرافت ہو تو ایسی ہو لیاقت ہو تو ایسی ہو

زنگا

پاک محبت میں گو سہنے رنج و الم تمام رہے
پھر بھی اس کا شکر آخری وقت نیک انجام رہے
کہنے پیا لال زباں پر سدا خدا کا نام رہے
رادھیا لچھمی نراین کا یہ صحیح کلام رہے
قائم جبتک فلک کے اوپر شمس و قمر مدام رہے
تب تک روشن نام جہاں میں شریکرشن شرما رام رہے

تمام شد

(S.7)

Taj Tahir Foundation

شری کرشن سنگیت کمپنی کی مشہور کتابیں

سنگیت سلطانہ ڈاکو ہندی و اردو ۹ آنہ
" محبت کی پتلی " " "
" مہارانا پرتاپ سنگھ " " "
" آنکھ کا جادو " " "
" منجھار آنی " " "
" شنکر گڑھ سنگرام " " ۱۰ آنہ
" ستی ویشیا " " "
" بلیا کا شیر " " ۸ آنہ
" سبھاس چندر بوس " " "
" ایشور کی بھکتی " " "
" ماہی گیر عرت جوش جوانی " "
" عورت کا پیار " " "
" مایا مچھندر " " "
" دل کی خطا " " "
" پورن مل " "
" خدادوست سلطان " " "
" لجاوتی " " "
" قومی دلیر " " "
" خونی ڈاکو " " "
" غریب کی دنیا " " "
" شراب شاہ ڈاکو " " "
" ہیر رانجھا " " "
" بھیسم پرتگا " " "
" پنجاب میل " " ۷ آنہ
" قبر کی حور " " "
" پرورتن " " "
" تریا چریتر " " "
" ملکھان سمر " " "
" اودل کا بیاہ " " "
" ویر ابھمنیو " " "
" سیاہ پوش " " "
" پت بھکتی " " "
" لیلیٰ مجنوں " " "
" حسن کی دیوی " " "
" کابل پر چڑھائی " " "
" حقیقت رائے " " "

" بیٹی کا سودا ہندی و اردو ۷ آنہ
" وفادار منیم " " "
" شری متی منجری " " "
" غافل مسافر " " "
" قتل تمیزن " " "
" جادو کی چڑیا " " "
" دل کی پیاس " " "
" نوٹنکی شہزادی " " "
" عالم آرا " " "
" شیریں فرہاد " " "
" امر سنگھ راٹھور " " "
" انگوٹھی کی پہچان " " "
" رام بنوباس " " "
" لاکھا بنجارا " " "
" چھبیلی " " "
" پکار " " "
" ہرشچندر " " "
" روپ بسنت " " "
" آنکھ کا تارا " " "
" گل بدن " " "
" ویرمتی " " "
" بانسری والی " " "
" یتیم شہزادہ " " "
" سوہنی مہوال " " "
" دولت کا نشہ " " ۶ آنہ
" کیچک بدھ " " "
" سندر بانی " " "
" درگاوتی " " "
" حسن کی چنگاری " " "
" دھورو چریتر " " "
" بھکت پرہلاد " " "
" کسان کنہیا " " "
" بیقصور عورت " " "
" اچھوتا دامن " " "
" گل صنوبر " " "
" موردھوج " " "

کتابیں ملنے کا پتہ — شری کرشن پستکالیہ چوک کانپور۔
صرف ٹائٹل بمبئی چھاپاخانہ کانپور میں چھپا